احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 19 فروری 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 19 فروری 1999ء - 2- ذی قعدہ 1419 ہجری - 19 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 40

سوتے وقت کی دعا

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا کرتے

اللھم باسمک اموت واحیا

اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنیٰ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ (-) دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (دین) نے سکھلائی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن۔ جلد 20 صفحہ 222)

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم ہے' ایک تو معمولی طور سے' دوم وہ جب انسان اسے انتہاء تک پہنچا دیتا ہے پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

تحقیق عمل الترب کے متعلق ضروری اعلان

14- ستمبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے پروگرام سوال و جواب کے دوران ایک دوست کے سوال پر کہ Psychokinesis کو سائنس دان نہیں مانتے' حضور نے جو جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض سائنس دان نہیں مانتے مگر دوسرے سائنس دان مانتے ہیں۔ یہ ایک سائنٹفک حقیقت ہے تاہم احمدی سائنس دانوں کو چاہئے کہ خود اس پر تجربات کریں اور سائنٹفک بنیادوں پر اس کو ثابت کریں۔

Psychokinesis سے مراد ہے کہ ذہنی و نفسیاتی طاقت (Energy) سے مادہ (Matter) کو متاثر کیا جا سکتا ہے مثلاً ذہنی توجہ سے اور ذہن کی طاقت سے بغیر مادی طاقت استعمال کئے ٹھوس مادی چیزوں میں حرکت پیدا کی جا سکتی ہے' ان کو توڑا جا سکتا ہے یا ان کی شکل تبدیل کی جا سکتی ہے وغیرہ۔

حضرت مسیح موعود نے بھی اس علم کو تسلیم کیا ہے اور الہامی بنیاد پر اس کا نام عمل الترب رکھا ہے۔ (ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 259) بعض احمدی احباب Psychokinesis کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور بعض خود صاحب تجربہ ہیں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام احمدی احباب خصوصاً سائنس دانوں اور دلچسپی و تجربہ رکھنے والے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے سابقہ مشاہدات اور تجربات خاکسار کو بھجوائیں۔ نیز احمدی ماہرین اور سائنس دان اس سلسلہ میں مزید تجربات کریں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں اور خاکسار کو بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات احباب کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گی کہ اس وقت دنیا بھر میں Psychokinesis میں صرف ماہرین نفسیات ہی نہیں ماہرین نباتات اور ماہرین طبیعات بھی بڑے انہماک سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ مرکز میں متعلقہ معلومات "ادارہ تحقیق عمل الترب" جمع کر رہا ہے۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ۔ برائے "ادارہ تحقیق عمل الترب"

☆☆☆☆☆☆

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 37

کلاس نمبر 347
نشر 16 دسمبر 1998ء

تائی آئی

ایک دفعہ میں نے آپ سے "تائی آئی" کے الہام کا ذکر کیا تھا وہ کون تھیں۔

ان کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک الہام تھا کسی کو اس وقت سمجھ نہیں آئی کہ کیا بات ہے۔ وہ یہ تھا۔

"تائی آئی"

مرزا غلام قادر صاحب کی بیگم حضرت مسیح موعود کے بچوں کی تائی تھیں۔ "تائی آئی" کا الہام تھا کسی کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا الہام ہے۔ وہ اتنی کٹر تھیں کہ بیعت نہیں کرتی تھیں۔ سارا حضرت مسیح موعود کا زمانہ گزر گیا مگر بیعت نہیں کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ گزر گیا بیعت نہیں کی حضرت مصلح موعود کے زمانے میں انہوں نے بیعت کی۔

دیکھو اللہ کی کیا شان ہے۔ الہام کس طرح پورا ہوا۔ اگر حضرت مسیح موعود کی بیعت کرتیں یا خلیفہ اول کی بیعت کرتیں تو تائی نہیں تھیں۔ وہ حضرت مصلح موعود کی تائی تھیں۔ اور "تائی آئی" میں یہ خوشخبری تھی۔

اس وقت تک فوت نہیں ہوئیں جب تک بیعت نہیں کرلی۔ عمر خدا بڑھاتا رہا مگر خدا کا یہ فیصلہ تھا کہ یہ بیعت کرے گی اور تائی بیعت کرے گی اور اسی طرح سے "تائی آئی" کا الہام ہوا۔ میں یہ تو زبانی باتیں بتا رہا تھا مگر میں نے بعض باتیں لکھی بھی ہوئی ہیں۔ وہ آپ کو سناتا ہوں۔

حضرت تائی صاحبہ کا نام حرمت بی بی تھا۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کے سگے چچا مرزا غلام محی الدین صاحب کی پہلی بیٹی تھیں۔ جو مرزا غلام قادر صاحب کے عقد میں آئیں۔ مرزا غلام قادر حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی تھے یہ حضرت مسیح موعود کا بہت احترام کرتے تھے، حضرت مسیح موعود ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کو ایک بیماری ایسی لگی تھی جس سے شفا ہونا ممکن نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی دعا سے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے۔ اور اس کے بعد ایک لمبی عمر پائی۔ تائی صاحبہ حضرت مسیح موعود کی چچا زاد بہن اور بھاوجہ تھیں اور اسی رشتہ کی وجہ سے وہ حضرت مصلح موعود اور آپ کے مقدس بہن بھائیوں کی تائی کہلاتی تھیں۔

یہ نام اتنا مشہور اور مقبول ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود پر 1900 میں یہ الہام ہوا "تائی آئی" لکھنے والے نے یوں لکھا ہے کہ جیسے یہ مشہور نہ ہوتا تو مسیح موعود کو الہام نہ ہوتا۔ اصل بات ہے کہ "تائی آئی" کا الہام ایک پیشگوئی تھی اور مطلب یہ تھا کہ یہ تائی ایسی ہیں جن پر موت نہیں آئے گی جب تک بحیثیت تائی کے بیعت نہیں کریں گی۔

اس الہام کے وقت حضرت تائی صاحبہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی سخت مخالف تھیں مگر مارچ 1916ء میں یہ آسمانی خبر حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔

فرمایا۔

بہرحال الہام ہوا کہ "تائی آئی" مارچ 1916ء میں یہ خبر حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اور آپ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئیں۔ جب یہ احمدی ہو گئیں تو بہت اخلاص میں ترقی کی۔ اپنا سارا زیور دے دیا اور جو جائیداد پیچھے چھوڑی اس کے پانچویں حصہ کی وصیت کی۔ اور ایک سو روپیہ نقد بھی ادا کر دیا۔

1927ء میں میری پیدائش سے ایک سال پہلے تائی جی وفات پا گئی تھیں۔

سو سال سے زائد عمر پائی۔ اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئیں۔

اب یہ عجیب بات ہے میں قادیان گیا بھی ہوں۔ اور مقبرہ بہشتی میں میں پھر رہا تھا اور پوچھتا بھی تھا کہ کوئی خاص لوگوں کے نام بتائے جائیں جہاں ضرور دعا کروں کسی نے تائی جی کا نام ہی نہیں بتایا۔ اب پھر جاؤں گا تو انشاء اللہ یاد رکھوں گا۔

اب حضرت تائی جی کا ذکر حضرت مصلح موعود کی زبان سے سنیں۔

1927ء میں آپ کی وفات کے بعد جو خطبہ دیا اس میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ہمارے ہاں تمام کے تمام بڑے لوگ بھی حضرت صاحب کی بھاوجہ کو تائی کے لقب سے پکارتے تھے۔ گویا ان کا نام ہی تائی تھا۔ تائی صاحبہ کی پہلی حالت یہ تھی کہ سلسلے کی کتابیں پڑھنے والے جانتے ہیں کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے زمانے میں وہ اشد ترین مخالف تھیں۔ کیونکہ وہ خاندان میں سب سے بڑی تھیں۔ اور پیشگوئی بھی ان کی بہن کی بیٹی کے متعلق تھی۔ اس لئے اور زیادہ غصہ تھا۔ اس لئے خاندان کی لیڈر کے لحاظ سے اس وقت وہ اس رشتہ میں روک ڈالنا جس کو وہ خاندانی رسوائی کے مترادف سمجھتی تھیں۔ اپنا فرض سمجھتی تھیں اور ان کے نزدیک ان کا اہم فرض تھا کہ وہ مقابلہ کریں۔ ایسے وقت میں آپ کو الہام ہوتا ہے۔

"تائی آئی"

باقی صفحہ 7 پر

یومِ مصلحِ موعود

آج ہے یومِ مصلحِ موعود
یاد آتے ہیں حضرت محمود

جن کی باتیں ہیں معدنِ عرفان
جن کے نکتے صداقتوں کی کشود

کام جن کا تھا دین کی خدمت
شغل جن کا رہا سخاوت و جود

جو تھے ہمدردِ ملتِ بیضا
جن سے خائف رہے ہنود و یہود

فکر جن کا صفاتِ باری میں
ذکر جن کا رہا صلوٰۃ و درود

جن کی تقریر سحرِ پاکیزہ
جن کی تحریر حسنِ حق کی نمود

جن کی تفسیر بحرِ روحانی
ہیں مضامین جس کے لامحدود

آسماں سے زمیں پہ اترا تھا
نور تھا نور اس کا سارا وجود

ایک دنیا کو کر کے نورانی
کر گیا آسماں کی طرف صعود

اس کا ناصر تھا، اس کا ظاہر ہے
ہے عیاں ان میں جلوۂ محمود

راجہ نذیر احمد ظفر

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ۔ برائے ادارہ تحقیق عمل الترب

احمدی سائنسدانوں اور ماہرین کو ایک خاص تحریک

سائیکوکیناسس (PSYCHOKINESIS) یا "عملِ الترب"

14۔ ستمبر 1998ء کو ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے فرنچ زبان کے ایک پروگرام سوال و جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ ٹیلی کیناسز (Telekinesis) یعنی ذہنی قوت سے کسی مادی چیز کو حرکت دینے کے متعلق ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام نشر ہوا ہے جس میں آخر کار یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اس طرح کی کوئی قوت موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس طرح کے بیان کئے گئے واقعات کی کوئی سائنسی توضیح ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ یہ بات امریکن سائنسدانوں کی ایک جماعت نے کہی ہے۔

امریکن سائنسدانوں میں اختلاف

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع جواب ارشاد فرمایا کہ امریکن سائنسدانوں کی دیگر متعدد جماعتیں اس کے قطعی برعکس کہتی ہیں۔ آپ کس پر یقین کریں گے؟ آپ جانتے ہیں کہ دنیا دو بڑے گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ دونوں گروہ ایک ہی مشاہدہ سے نتائج بالکل مختلف اخذ کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی معاملہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کسی پر یقین کرنے کی بجائے ہمیں اپنے نقطہ نظر سے خود تحقیقات کرنا چاہئے کیونکہ عین ممکن ہے کہ کچھ لوگ اپنی من پسند سوچ کے مطابق جلد بازی سے کوئی نتیجہ اخذ کریں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ لوگ ایسے مظاہرے میں بصری فریب مانتے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا مظاہرہ ٹی وی پر نشریاتی دھوکہ دہی ہو۔

احمدی سائنسدانوں اور ماہرین کو تحریک

فرمایا۔ "بہت سارے واقعاتی شواہد ہیں جن کی وضاحت آسان نہیں۔ بدقسمتی سے ایسے واقعات کا سائنسدانوں کی غیر جانبدار جماعتوں نے کبھی مطالعہ نہیں کیا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے نقطہ نظر کے مطابق خود ایسے تجربات اکٹھے کرنے چاہئیں۔ طبعاً احمدی سائنسدان غیر جانبدار اور صاف گو ہوں گے۔ چنانچہ ان کے جمع کردہ دستاویزی حقائق کو یقینی انداز میں شائع کیا جا سکتا ہے اور ایسا کر گزرنا بلاشبہ سائنس اور سائیکو کیناسز (Psychokinesis) کے سلسلہ میں گرانقدر خدمت ہوگی۔"

چند مصدقہ شواہد

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اب میں کچھ ایسے شواہد کی نسبت بتاتا ہوں جو یقیناً چند قابل اعتبار احمدیوں کے ذریعہ حاصل ہوئے مگر افسوس کہ یہ سائنس دانوں کے تنقیدی جائزہ کے لئے میسر نہیں تھے۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا بیان کردہ واقعہ پیش کرتے ہوئے فرمایا...... "اس واقعہ کو دیکھنے والے کئی اور بھی گواہ موجود تھے جس کی میں نے خود بھی تحقیق کی اس لئے یہ واقعہ صرف ایک ذریعہ سے مذکور نہیں بلکہ متعدد لوگوں نے اسے دیکھا۔ لہٰذا آپ اسے من گھڑت بات نہیں کہہ سکتے اس لئے جہاں تک ہمارا تعلق ہے یہ ایک مصدقہ بات ہے۔"

مری میں ایک ڈاکٹر ہوا کرتے تھے جنہیں یہ ماورائے حواس قوت (E.S.P) حاصل تھی۔ یہ قوت بعض لوگوں میں خداداد ہوتی ہے یعنی وہ اس کے لئے کوئی تگ و دو نہیں کرتے۔ ڈاکٹر صاحب کا بھی یہی معاملہ تھا تاہم انہوں نے اس کی مشق کی اور محسوس کیا کہ ان میں یہ قوت پائی جاتی ہے۔ پھر انہوں نے اس سلسلہ میں طویل ریاضت کی جس پر وقت بھی بہت خرچ ہوتا اور صحت پر بھی گہرا اثر پڑتا تھا۔

ہر تجربہ پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا کچھ وزن کم ہو جاتا گویا ان کی کچھ قوت اس چیز میں منتقل ہو جاتی جس پر وہ توجہ مرکوز کرتے۔ مگر یہ ہوتا کس طرح تھا! اس کی سائنسدان کوئی توضیح نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ وہ سائنسدان جو ایسے تجربات کو یقیناً جانتے ہیں اور میں نے ان کی بکثرت کتابیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ وہ بڑے پایہ کے سائنسدان ہیں مگر وضاحت کی بات آئی تو وہ کوئی توضیح نہیں کر سکے۔ چنانچہ اب تک یہ دریافت نہیں ہو سکا کہ ایسا کیوں اور کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ایک معین واقعہ

حضور نے فرمایا کہ "اب میں معین طور پر بتاتا ہوں کہ انہوں نے کیا تجربہ کیا۔ وہ ڈاکٹر میاں صاحب کا دوست تھا اور بعض دیگر دوستوں اور عزیزوں کے سامنے اس نے اپنی اس قوت کے مظاہرہ کا فیصلہ کیا۔ اس نے بعض چیزوں مثلاً چمچ پر اپنی توجہ مرکوز کی اور وہ چمچ اوپر بلند ہو کر صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طرف حرکت کرنے لگا مگر جونہی ڈاکٹر نے توجہ کا عمل روکا، چمچ گر گیا۔

انتہائی حیرت انگیز چیز جو اس قسم کے اور لوگوں سے میں نے دیکھی نہ سنی۔ وہ اتنا اس قوت میں ماہر تھا کہ چینی کی پلیٹ تک کو اٹھا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے مرکوز عمل سے چینی کی ایک پلیٹ (فضا میں) بلند کی جو محترم میاں صاحب کی طرف حرکت کرنے لگی جو میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی یہ پلیٹ میز کو عبور کرتے ہوئے دوسری طرف پہنچی وہ ڈاکٹر اپنی توجہ کا عمل برقرار نہ رکھ سکا۔ یہ عمل انتہائی مشقت طلب تھا اور پلیٹ بھی اتنی وزنی تھی کہ تمام تر ذہنی قوت سے وہ اسے سہار نہ سکا چنانچہ ایک دھماکے کے ساتھ پلیٹ نیچے گری اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔"

بحث طلب مسئلہ

حضور نے فرمایا کہ "اب ہمارے سامنے یہ ایک ٹھوس ثبوت ہے کیونکہ ایسے لوگوں کا اپنی قوت توجہ کو استعمال میں لانا عین ممکن ہے۔ سائنسدان اس قسم کے نظام توجہ کو نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب کیمرہ تصویر کشی کرتا ہے تو وہ بھی ایسی فلم بنا لیتا ہے۔ پس ایسا محض عمل توجہ کے اثر سے نہیں ہوتا بلکہ یہ ابھی تک بحث طلب مسئلہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ لوگ اس کی تائید اور مخالفت دونوں طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ تاہم میں تو ایک معین واقعہ کی بات کر رہا ہوں۔ اس کی کیمرہ سے تصویر کشی نہیں ہوئی نہ ہی اس میں کسی چالاکی کا دخل ہے مگر پلیٹ نیچے گری اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ پھر انہوں نے وہ ٹکڑے جمع کئے جو کبھی اپنی اصل حالت میں جوڑے نہ جا سکے۔"

دربار فرعون کے جادوگر

فرمایا کہ "جہاں تک فرعون کے دربار میں جادوگروں کا معاملہ ہے' انہوں نے لوگوں کی نظروں کو فریب دیا یا مسحور کر دیا اور جب اس سحر یا فریب کو الٰہی قدرت نے توڑ دیا تو تمام چھڑیاں' لاٹھیاں اور رسے اپنی اصل شکل میں لوٹ آئے۔ پس دیکھیں کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس کے حق میں یہ ٹھوس ثبوت ہے۔"

مزید تجربات کی دعوت

اس جواب کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مزید سائنسی تجربات کی ضرورت ہے تاکہ وڈیوگرافی کے ذریعہ ہر چیز کے متعلق ہمیں سو فیصد یقین ہو جائے۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ کیا کیا کرتب (یا فریب) دکھا سکتے ہیں۔ بعض اوقات وہ کہتے ہیں کہ وڈیو کیمرہ اس واقعہ کی منظر کشی کر رہا تھا حالانکہ انہوں نے اس واقعہ کو پہلے سے ریکارڈ کر رکھا تھا۔ یہ سب کچھ تو ایسے ہی چلتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمیں خود اپنے ہی تجربات کرنے چاہئیں۔ جن میں سو فیصد ایمان داری موجود ہو۔"

ہمارا نقطہ نظر!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ٹیلی کیناسز کے متعلق اس اہم سوال کا نہایت جامع جواب دیتے ہوئے تحریک فرمائی ہے کہ:۔

"ہمیں اپنے نقطہ نظر کے مطابق خود ایسے تجربات اکٹھے کرنے چاہئیں۔ طبعاً احمدی سائنسدان غیر جانبدار اور صاف گو ہوں گے چنانچہ ان کے جمع کردہ دستاویزی حقائق کو یقینی انداز میں شائع کیا جا سکتا ہے اور ایسا کر گزرنا بلاشبہ سائنس اور سائیکو کیناسز کے سلسلہ میں گرانقدر خدمت ہوگی۔"

اب سوال یہ ہے کہ ہمارا نقطہ نظر کیا ہے؟ خوش قسمتی سے بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں ہمارا نقطہ نظر خوب واضح ہے۔ آپ کی معروف کتاب ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد نمبر 3 کے ص 251 سے ص 263 تک حاشیہ میں ایک تفصیلی نوٹ سے چند اقتباسات ذیل میں درج ہیں تاہم مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے لئے مکمل نوٹ کا مطالعہ ضروری ہے۔ آپ نے اس علم اور فن پر تبصرہ کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعا اور معجزات کا امتیاز بھی واضح فرمایا ہے نیز فرمایا کہ الہامی طور پر آپ کو اس کا نام عمل الترب بتایا گیا ہے۔ اس موضوع پر آپ کے ارشادات آپ کی بعض دیگر کتب اور ملفوظات میں بھی بیان ہیں۔

"عمل التّرب" الہامی نام ہے

"یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا.... یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے اور اس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا ھذا ھو الترب الذی لا یعلمون۔ یعنی یہ وہ عمل الترب ہے جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحد لاشریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 259)

"عمل التّرب" پر "تذکرہ" میں اہم نوٹ

تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 180 پر ایک اہم تشریحی نوٹ درج ہے جو من و عن پیش خدمت ہے۔

ترب کے معنی لغت میں ہم عمر یا مثیل کے لکھے ہیں۔ مگر اس لفظ میں تراب کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(ترجمہ از مرتب) لفظ تراب ترب سے ماخوذ ہے اور عربوں کے نزدیک ترب الشئی کے معنی ہیں وہ چیز جو اس کے ساتھ پیدا ہو۔ اور ثعلب کا

قول ہے کہ کسی چیز کی ترب وہ ہے جو خوبی میں اس کی مانند ہو۔ پس ان دونوں معنوں کی رو سے مٹی کا نام تراب اس لئے رکھا گیا کہ وہ پیدائش میں آسمان کی ہم عمر یا مثیل ہے کیونکہ زمین ابتدائی زمانہ میں آسمان کے ساتھ ہی پیدا ہوئی ہے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی صنعت کے اقسام میں مشابہ ہیں۔"

(انجام آتھم ص262 حاشیہ)

پس اس رو سے وحی الٰہی میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ علم زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ اسے وہی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جو روحانیت سے کم حصہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشقوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔

ازالہ اوہام صفحہ300 حاشیہ)

اور علم الترب یا مسمریزم وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان بعض طبعی قواعد کے ماتحت اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر کسی حد تک انہیں گویا اپنا مماثل کر دکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک مسمریزر دوسرے شخص سے وہی بات کہلواتا یا دکھلاتا ہے۔ جو خود کہنا یا دیکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ اس علم کی قوت سے بے جان چیزوں سے بھی وہ حرکات صادر ہوتی ہیں۔ جو زندوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ چونکہ اس علم میں روح طبعی سے کام لیا جاتا ہے۔ اور یہ کسی حد تک اپنی ظاہری صورت میں روحانی علم سے مشابہت رکھتا ہوا نظر آتا ہے اس لئے گویا اس کا مثیل ہے۔ مگر دراصل یہ زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ جس کا وحی الٰہی نے انکشاف فرمایا۔ حقیقت میں اس علم کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ایک دنیا دار اور بدعمل انسان بھی اس علم میں ویسے ہی مہارت پیدا کر سکتا ہے جیسے مومن متقی۔

ترب کے دوسرے معنی ہم عمر کے ہیں۔ جب ہم عمل الترب کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اس کی عمر بھی مذہب کی ہم عمر معلوم ہوتی ہے جب سے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہو کر آسمانی تعلیم پیش فرماتے رہے ہیں۔ ان کے مقابل مادی علوم کے دلدادے نفسیاتی علوم کے ان شعبدات کے ذریعہ ہمیشہ عوام کو اپنی طرف مائل کر کے آسمانی تحریک سے روکتے رہے ہیں۔ اور اپنے زمانہ کے نبی کو بھی انہی زمینی علوم کا حامل ظاہر کر کے اسے ساحر کہتے آئے ہیں۔

(مرتب)

عمل الترب کے عجائبات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(الف) "عمل الترب" میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں' ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہے ڈال سکتی ہے۔ تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا ہے جو انہوں نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اسے گرم کیا کہ اس نے چارپایوں کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اس پر سوار ہوئے اور اس کی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہاں تک انتہاء ہے اور جب کہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانداروں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنی روح کی گرمی اس کو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کے روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص256)

(ب) "اس جگہ یہ بھی جاننا چاہئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہریک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج' مبروص' مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کے معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقراء نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں یہاں تک مشاق گزرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص257)

(ج) "ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ عمل الترب کے ذریعہ سے پھونک کی ہوا میں وہ قوت پیدا ہو جائے جو اس دخان میں پیدا ہوتی ہے جس کی تحریک سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ صانع فطرت نے اس مخلوقات میں بہت کچھ خواص مخفی رکھے ہوئے ہیں۔ ایک شریک صفات باری ہونا ممکن نہیں اور کون سی صنعت ہے جو غیر ممکن ہے۔"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 ص262)

انبیاء علیہم السلام کی دعا اور معجزات

(الف) "توجہ اور انبیاء علیہم السلام کی دعا میں عظیم الشان فرق ہوتا ہے۔ وہ توجہ جو مسمریزم والے کرتے ہیں' وہ ایک کسب ہے اور وہ توجہ جو دعا سے پیدا ہوتی ہے ایک موہبت الٰہی ہے۔ نبی جبکہ بنی نوع کی ہمدردی سے متاثر ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی فطرت کو ہمہ توجہ بنا دیتا ہے اور اس میں قبولیت کا نفخ رکھ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص391)

(ب) "معجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایک امر خارق عادت یا ایک امر خیال اور گمان سے باہر اور امید سے بڑھ کر ایک اپنے رسول کی عزت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے اور اس کے مخالفین کی عجز اور مغلوبیت جتلانے کی غرض سے اپنے ارادہ خاص سے یا اس رسول کی دعا اور درخواست سے آپ ظاہر فرماتا ہے مگر ایسے طور سے جو اس کی صفات وحدانیت و تقدس و کمال کے منافی و مغائر نہ ہو اور کسی دوسرے کی وکالت یا کارسازی کا اس میں کچھ دخل نہ ہو۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص261)

(ج) "بہت لوگ اس وسوسہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اگر کسی نبی کے دعا کرنے سے کوئی مردہ زندہ ہو جائے یا کوئی جماد جاندار بن جائے تو اس میں کونسا شرک ہے۔ ایسے لوگوں کو جاننا چاہئے کہ اس جگہ دعا کا کچھ ذکر نہیں اور دعا کا قبول کرنا یا نہ کرنا اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہوتا ہے اور دعا پر جو فعل مترتب ہوتا ہے وہ فعل الٰہی ہوتا ہے نبی کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا اور نبی خواہ دعا کرنے کے بعد فوت ہو جائے نبی کے موجود ہونے یا نہ ہونے کی اس میں کچھ حاجت نہیں ہوتی۔ غرض نبی کی طرف سے صرف دعا ہوتی ہے جو کبھی قبول اور کبھی رد بھی ہو جاتی ہے"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص262)

دلچسپی رکھنے والے احباب

سیدنا حضرت مسیح موعود کے ارشادات میں اس علم کے خدوخال واضح ہیں۔ دوسری طرف سائنسدان اور مختلف علوم کے ماہرین نت نئی معلومات سامنے لا رہے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں نفسیات' حیاتیات' طبیعات' نیز علم توجہ' مسمریزم اور ہپناٹزم وغیرہ میں دلچسپی رکھنے والے دوست بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حضور کی منظوری سے "ادارہ تحقیق عمل الترب" کے نام سے خاکسار کی زیر نگرانی معلومات جمع کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے اس لئے مناسب ہو گا کہ جو احباب اس بارہ میں کچھ معلومات یا تجربہ رکھتے ہوں' وہ اپنی معلومات اور تجربات سے مطلع فرمائیں تاکہ مصدقہ اور قابل اعتبار حقائق و شواہد ایک جگہ جمع ہو سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

قومی تباہی کے تین اسباب

نظام انسانی کی تباہی ان تین امور سے ہی وابستہ ہے جب کوئی قوم ہلاک یا تباہ ہوتی ہے تو اس کا یا تو یہ سبب ہوتا ہے کہ بعض ذہین اور طباع لوگ اپنے جوش عمل سے گمراہ ہو کر دوسروں کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینی شروع کر دیتے ہیں یا تو غیر قوموں کی حکومت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ دنیا پر احسان کر رہے ہیں یا خود اپنے ملکی یا قومی نظام میں اس قدر کام اپنے ذمہ لے لیتے ہیں کہ ان کا پورا کرنا ان سے ناممکن ہوتا ہے اور اس طرح ملکی یا ملی کام تباہ ہو جاتے ہیں اور قوم یا ملک بجائے ترقی کرنے کے تنزل کی طرف چلا جاتا ہے بڑے بڑے فاتحین جو شہاب کی طرح چمکے شہاب کی طرح ہی غائب ہو گئے ایسے ہی لوگوں میں سے تھے انہوں نے خود تو کچھ شہرت اور عزت حاصل کر لی' لیکن قومی نظام کو ایک دھکا لگا گئے اور نظام ارضی کی مشین میں ان کی قوم کے پرزہ کی جو جگہ تھی اس سے ہلا کر دوسری جگہ کر گئے جس سے قوم کو بھی صدمہ پہنچا اور دنیا کو بھی' اسی طرح وہ جوشیلے قومی کارکن جو ہر مجلس پر چھا جانا چاہتے ہیں اور جوش عمل کی وجہ سے سب عہدے اپنے ہی ہاتھوں میں رکھنا چاہتے ہیں قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتے ہیں' کیونکہ ایک تو وہ سب کام اچھی طرح کر ہی نہیں سکتے اور دوسرے اس وجہ سے قوم میں اچھے دماغ پیدا ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے کیونکہ باقی دماغ نکمے رہ کر کمزور ہو جاتے ہیں حال ہی میں ایک وسیع ہندوستانی ادارہ کے بارہ میں ایک معزز ہندوستانی نے مجھ سے کہا کہ میں بارہا اس ادارہ کے کرتا دھرتا کو کہہ چکا ہوں کہ تم اس ادارہ کو منظم کرو سیکرٹریٹ بناؤ۔ انسپکٹر مقرر کرو تاکہ کام وسیع ہو اور کام کرنے والوں کی جماعت تیار ہو مگر وہ سنتا ہی نہیں۔ یہ شکایت ان کی بجا تھی اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس ادارہ میں کام کرنے والی کوئی نئی پود تیار نہیں ہو رہی۔ ڈکٹیٹروں پر ڈیماکریسیز کو اسی وجہ سے فوقیت حاصل ہوتی ہے کہ اس میں کام کرنے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ان کے آگے بڑھنے کے لئے راستہ کھلا رہتا ہے پس جو قوم یا ملک اچھا نظام اور پائیدار نظام قائم کرنا چاہے اسے نظام عالم سے یہ سبق سیکھ لینا چاہئے کہ ہر فرد اپنا کام ہی کرے دوسروں کے کام سمیٹنے کی کوشش نہ کرے' ورنہ وہ سب کام نہ کر سکے گا اور دوسروں کے دماغ معطل ہو جائیں گے' قومی زندگی پائیدار بنانے کے لئے متواتر لائق افراد کا پیدا ہونا ضروری ہے اور لائق افراد بغیر تجربہ اور عملی کام کے پیدا نہیں ہو سکتے۔ پس زیادہ ذہین اور قابل اشخاص کا فرض ہے کہ وہ کام کو اچھا بنانے کے شوق میں دوسروں کے لئے راستہ بند نہ کریں بلکہ دوسروں کو جو خواہ ان سے کم لائق ہوں کام کرنے کا موقعہ دیں' تاکہ وہ بھی تجربہ حاصل کر کے اس خلاء کو پر کرنے کے قابل ہوں

باقی صفحہ 7 پر

حافظ عبدالحی صاحب

قسط سوم آخر

نظامِ صفاتِ الٰہیہ

صفاتِ الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کی پر معارف اور دلکش تحریرات

ذات و صفات الٰہیہ پر زمین و آسمان گواہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

زمین و آسمان کے تمام ذرات اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر گواہ ہیں پس زمینی علوم یا آسمانی علوم جس قدر ترقی کریں گے خدا تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات کی زیادہ وضاحت اور زیادہ صراحت ہوگی۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 85)

کائنات میں اس کی ہی صفات بکھری پڑی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولم یکن لہ کفوا احد کہ اس کا کوئی مشل ہم صورت' برابر' اس جیسا نہیں۔ ایک تو ہے لیکن اس کے باوجود تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک کے ہوتے ہوئے ہم نے اور بھی دیکھے۔ زندگی کی لاکھوں' کروڑوں' اربوں ان گنت شکلیں ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا از خود زندہ ہیں۔ کائنات میں ہمیں ایسی بے شمار شکلیں نظر آتی ہیں جنہوں نے ہمارے لئے ایک جھمیلا پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف خدا کہتا ہے میں ایک ہوں میرے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ وجود ہی کوئی نہیں اور اس لئے میری طرف آؤ اور دوسری طرف کروڑوں اربوں لاتعداد شکلیں ہیں وجودوں کی جو ہمیں اپنی طرف بلاتی ہیں اور ان میں ایک بھی ایسی شکل نہیں ہے جس میں خدا نظر نہ آرہا ہو۔ پھر جائیں کہاں۔

حضرت مسیح موعود جیسا عارف باللہ فرماتا ہے۔

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

تو تیری تو صفات بکھری پڑی ہیں ہر طرف
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

یہ مضمون انسان پر تو پورا نہیں آتا پر خدا پر ضرور پورا آتا ہے اس کی مخلوقات میں ہر طرف اس کی صفات کی داستان بکھری پڑی ہے۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے رفیق غلام نبی صاحب پٹھان جو بزرگ صاحب کہلاتے تھے اور بہت بڑے بزرگ انسان تھے اور صاحب کشف و الہام تھے۔ انہوں نے غور کرنا شروع کیا کہ اے خدا یہ کیا قصہ ہے میں بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ مجھے تو تیرے بے انتہا چہرے نظر آرہے ہیں اور ہے پھر بھی ایک۔ یہ بھی یقین کامل ہے۔ وہ یہ غور کر رہے تھے تو کشف کی حالت طاری ہوئی اور دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر وہ اپنے خدا کی ذات میں غرق ہو گئے اور وہاں انہوں نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک سکول ٹیچر کے طور پر سامنے کھڑا ہے اور بورڈ پر چاک سے کچھ لکھ رہا ہے اور بچوں کی کلاس سامنے بیٹھی ہوئی ہے اور یہ بھی کلاس میں ڈیسک پر بیٹھے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ حساب پڑھا رہا ہے اور فرماتا ہے یہ دیکھو میں نے کیا لکھا ہے۔ بچے کہتے ہیں ایک۔ کہتا ہے ٹھیک ایک ہو گیا۔ نیچے لکھتا ہے۔ یہ کیا لکھا ہے۔ انہوں نے کہا صفر۔ یہ کیا لکھا ہے ایک اور صفر۔ ایک اور صفر کو اٹھا کر ایک کے دائیں طرف لگا دیتا ہے کہتا ہے یہ کیا ہے کہ دس۔ یہ کیا ہے سو۔ یہ کیا ہے ہزار۔ یہ کیا ہے دس ہزار۔ یہ کیا ہے لاکھ یہاں تک کہ بورڈ ختم ہو جاتا ہے اور گنتی ختم نہیں ہوتی اور یہ کشف ختم ہو گیا۔ تب ان کو ہوش آیا کہ صرف صفر کافی نہیں۔ صفر کا خدا کے ساتھ لگنا ضروری ہے جو بھی اپنے رب کے ساتھ لگتا ہے اس سے طاقت پکڑتا ہے اس سے صفات حسنہ پاتا ہے اپنی ذات میں کوئی صفت نہیں رکھتا اور اس کا صحیح طرف یعنی دائیں طرف لگنا ضروری ہے اگر بائیں طرف لگو گے تو صفر کے صفر رہو گے تم نے غلط طرف بھی نہیں لگنا ہے صحیح طرف اختیار کرو گے تو تم میں خدا کی صفات پیدا ہوں گی اور تمہارے اندر عجیب عظمتیں اور نئی شان پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ پس ولم یکن لہ کفوا احد یہ نفی کر رہا ہے کہ غیر اللہ میں تم جو صفات دیکھ رہے تھے ان کے اندر اگر تم غور کرو گے تو صفر سے زیادہ طاقت نہیں ہے کوئی ایک بھی صفت ایسی نہیں جو ذاتی ہو۔ ہر دوسری صفت جو تمہیں نظر آئے گی وہ خدا سے لی ہوئی' اخذ کردہ ہے اور اس کی عطا کردہ ہے جہاں وہ کھینچ لے وہاں وہ صفت ختم ہو جاتی ہے اپنا کام چھوڑ دیتی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 12۔اکتوبر 1982ء)

سپائی نوزا (Spinoza) ایک مشہور جرمن فلاسفر ہے اس نے سب سے پہلے Mathamatical Calculation سے ثابت کیا تھا کہ خدا کا وجود ہے اور یقیناً ہے کیونکہ حسابی اندازہ یہی بتاتا ہے اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں بنتی کائنات کا کوئی نقشہ ہی نہیں بنتا اس نے بڑی زبردست دلیل دی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ خدا ہے بھی واحد کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی مخلوق ہمیں ایسی نہیں ملتی جس پر Mathamatics کا یہ فارمولا پورا اترتا ہو تو وہ ایک ہی ہے جو ہر انرجی کا Source یعنی منبع ہے اور غیر مبدل ہے جذبات سے پاک ہے وغیرہ۔ جب میں وہ نقشہ پڑھ رہا تھا تو میں حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دماغوں کو کیسی جلا بخشتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے صفات باری تعالیٰ پر جو بحث فرمائی ہے اس کے ایک حصہ کو سپائی نوزا (Spinoza) اپنی عقلی جلا سے پا گیا گو آخر تک نہیں پہنچ سکا بعد میں غلطیاں کر گیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 19 مارچ 1983ء)

اللہ بکھری صفات کا منبع و مرجع ہے

سائنسدان آسمانوں کے اجسام پہ غور کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ بہت سے بڑے بڑے ستارے جو ہمارے سورج سے سینکڑوں گنا بڑے ہیں اچانک کہیں غائب ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اتنی شدید قوت کا ایک مرکز ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے کہ ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا وہ اس مرکز میں ڈوب جاتے ہیں اور پھر ان کی کچھ خبر نہیں ملتی۔.... ان کے وجود کا صرف اس طرح پتہ چلتا ہے کہ اردگرد بعض دفعہ اتنے بڑے فاصلوں پر سے ستارے ڈول کر اس کی طرف آ جاتے ہیں کہ جن کا فاصلہ شعاع کی رفتار سے ناپا جائے جو تقریباً 1'86'000 میل فی سیکنڈ ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک سال میں ایک شعاع جتنا فاصلہ طے کرتی ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ فاصلہ کی دوری پر موجود ستارے بھی اس ناقابل فہم نقطہ کی غیر معمولی کشش ثقل سے مغلوب ہو کر ڈولنے لگتے ہیں اور اپنے مدار سے ٹوٹ کر قوت کے اس مرکز کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور بالآخر اس کی طرف سفر کرتے کرتے اس کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں اور وہ نقطہ پھر بھی ایک نقطہ ہی بنا رہتا ہے جس کے اندر سورج سے ہزاروں گنا زیادہ مادہ غائب ہونے کے باوجود اس کا حجم نہیں بڑھتا۔ اس کو سائنٹیفک اصطلاح میں Eventh Horizon کہا جاتا ہے اور اس کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جب دنیا کے سارے قوانین جن کے تابع تخلیق ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل ہوتی ہے اور وہ تمام صفات جو مادہ کی ذاتی صفات ہیں وہ کلیتہً اس مادہ سے الگ ہو جائیں اور مادہ ہر قسم کی ذاتی صفات سے عاری ہو جائے اس کا نام ایوینٹ ہورائزن ہے یعنی عدم اور وجود کے درمیان حد فاصل پر ہونے والا واقعہ۔ اس موقعہ پر چونکہ مادہ اپنی ہر صفت سے عاری ہو جاتا ہے اس لئے ہم اس کو عدم کہتے ہیں.... مادہ کا ذاتی صفات سے کلیتہً مبرا ہونا بالکل وہی چیز ہے جس کو سورۃ فاتحہ نے مالک یوم الدین کے حضور حاضر ہونے کا نام دیا ہے یعنی ایسی ذات کی طرف لوٹ جانا کہ جب کسی چیز کی کوئی صفت بھی ذاتی صفت باقی نہیں رہے گی خدا ہر چیز کا مالک ہو گا اور مخلوق اپنی تمام ذاتی ملکیتوں اور ذاتی صفات سے عاری ہو جائے گی گویا اپنے آغاز کی طرف لوٹ جائے گی اور اسی کا نام عدم ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 27 نومبر 1982ء)

عالم بالا میں بعض صفات نئے جلووں میں ظاہر ہوں گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ چاروں صفتیں (ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت اور مالکیت) دنیا میں کام کر رہی ہیں مگر چونکہ دنیا کا دائرہ نہایت تنگ ہے اور نیز جہل اور بیخبری اور کم نظری انسان کے شامل حال ہے اس لئے یہ نہایت وسیع دائرے صفات اربعہ کے اس عالم میں ایسے چھوٹے نظر آتے ہیں جیسے بڑے بڑے گولے ستاروں کے دور سے صرف نقطے دکھائی دیتے ہیں لیکن عالم معاد میں پورا نظارہ ان صفات اربعہ کا ہو گا۔ اس لئے حقیقی اور کامل طور پر یوم الدین وہی ہو گا جو عالم معاد ہے۔ اس عالم میں ہر ایک صفت ان صفات اربعہ میں سے دوہری طور پر اپنی شکل دکھائے گی یعنی ظاہری طور پر اور باطنی طور پر اس لئے اس وقت یہ چار صفتیں آٹھ صفتیں ہوں گی۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 251)

جب نیکوں کی پاک اور کامل روحیں ان مادی جسموں سے الگ ہو جاتی ہیں اور وہ مکمل طور پر گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتوں کی وساطت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے عرش کے نیچے اس کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تب وہ ایک نئے طور سے ربوبیت سے ایسا حصہ پاتے ہیں جو پہلی ربوبیت سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور اسی طرح رحمانیت سے حصہ پاتے ہیں جو پہلی رحمانیت سے مختلف ہوتا ہے پھر وہ رحیمیت سے اور مالکیت سے ایسا حصہ پاتے ہیں جو دنیا میں ملنے والے حصہ سے مختلف ہو گا اس وقت ان صفات کی تعداد آٹھ ہو جائے گی۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 ص 130 (ترجمہ از عربی))

☆......☆......☆......☆

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔"

(الفضل 3۔ فروری 66ء ص 4)

زرعی کالم

سید ظہور احمد شاہ صاحب

PH کیا ہے

پاکستان کی زمینوں کا بیشتر حصہ کلراٹھے یا قلوی اثرات کا حامل ہے ایسی زمینوں کی اصلاح کے سلسلے میں عام طور پر انگریزی اصطلاح PH کا ذکر آتا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ زمینی تعامل کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کا عام فہم زبان میں مطلب ذیل میں دیا جاتا ہے تاکہ عام کاشت کار بھائیوں کو اس کی سمجھ آسکے۔

زمینیں تین اقسام پر مشتمل ہوتی ہیں تیزابی (Acidic) نیوٹرل (Neutral) یعنی نہ تیزابی اور نہ قلوی۔ ایسی زمین کو اردو میں تعدیلی کہا جاتا ہے۔ تیسری قسم کی زمین جس کو ہم کلراٹھی کہتے ہیں۔ اردو میں قلوی اور انگریزی میں الکلی کہا جاتا ہے۔

نیوٹرل زمین کی پی۔ ایچ۔ 7ء0 ہوتی ہے اس سے کم یعنی ایک سے سات تک کی زمینوں کو تیزابی۔ اور 7ء0 سے زیادہ پی۔ ایچ رکھنے والی زمین کو الکلی یا کلراٹھی کہا جاتا ہے۔ پس پی۔ ایچ اس پیمانے کا نام ہے جس سے زمین کی تیزابی' تعدیلی اور کلراٹھی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

جن علاقوں میں عموماً 30 سے 35 انچ تک تسلسل کے ساتھ بارش ہر سال ہوتی ہو ان کی زمینیں عموماً نیوٹرل ہوتی ہیں اور ایسی زمینوں میں ہر قسم کی سبزیوں درختوں اور فصلوں کو پیدا کرنے اور پروان چڑھانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

پاکستان کے میدانی علاقوں میں زمینوں کا رجحان عام طور پر کلراٹھا یا قلوی ہے۔ ایسی زمینوں کی اصلاح ہمارے ملک میں ایک بڑا مسئلہ ہے اور اگر یہ مسئلہ صحیح طریق پر حل ہو جائے تو اچھی زمینوں کی مقدار بہت زیادہ بڑھ سکتی ہے جس سے نہ صرف اس وقت ان ناکارہ زمینوں میں ہر قسم کی فصلیں اگائی جاسکتی ہیں بلکہ ان کی فی ایکڑ پیداوار بھی بہت بڑھ سکتی ہے اور ہمارا ملک ہر قسم کی زرعی اشیاء میں خود کفیل ہو سکتا ہے۔ یہ مسئلہ تقسیم ہند و پاک کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ پاکستان میں سب سے پہلا سائنس دان جس نے حکومت وقت کو اس طرف توجہ دلائی وہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے اور انہی کی کوششوں سے امریکہ نے پاکستان کی مدد کی حامی بھری۔ اس وقت صدر ایوب کا زمانہ تھا جو ڈاکٹر سلام کی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر سلام کے مشورے کے مطابق اس سلسلے میں امریکہ سے معاہدات کئے جس کا نتیجہ سکارپ کی سکیموں کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ اور اس بروقت اٹھائے جانے والے قدم سے بے شمار علاقہ تباہ و برباد ہونے سے بچ گیا اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

قلوی یا کلراٹھی زمینوں میں دھوبی سوڈا (Sodium Carbonate) موجود ہوتا ہے اور اس کی موجودگی میں پودوں کو کیلشیم اور میگنیشیم کی دستیابی مشکل ہو جاتی ہے جس سے پودوں کی نشوونما اور فصل کی انتہائی پیداوار حاصل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

کاشت کار بھائیوں کے لئے صرف اتنا جان لینا ضروری ہے کہ ہماری زمینیں عام طور پر قلوی خاصیت رکھتی ہیں۔ اور ان زمینوں کو قلوی خصوصیات سے ہر صورت بچانا ضروری ہوتا ہے۔ جپسم اور دیسی کھاد کا استعمال ان کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور ان کی مزید اصلاح کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح گندھک اور نمک کے تیزاب کو بھی اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ طریقہ قدرے مہنگا اور مشکل ہے جبکہ جپسم سستا اور استعمال میں آسان ہے اس لئے ایسی زمینوں کی اصلاح کے لئے جپسم کے استعمال کی ہی سفارش کی جاتی ہے۔

جپسم کے استعمال سے پہلے زمین کا تجزیہ کروانا چاہئے کہ کسی خاص قطعہ زمین پر کس قدر جپسم استعمال کیا جانا مناسب ہے۔ پھر جپسم کی سفارش کردہ مقدار کو سطح زمین پر بکھیر کر ہل چلادیں اور بھاری آب پاشی کردیں تاکہ بدل پذیر سوڈیم اور دیگر اسی قسم کے نمکیات جپسم کے تعامل سے پانی میں حل ہو کر سطح زمین کے نیچے چلے جائیں۔ اس طرح کاشت کی جانے والی فصلوں کو سوڈیم اور دیگر نمکیات نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اگر ایک دفعہ یہ عمل کرنے سے مقصد حل نہ ہو تو اس کو دوبارہ کیا جا سکتا ہے تاآنکہ زمین فصلوں کی کاشت کے قابل ہو سکے۔ دیسی کھاد کا استعمال بھی اس سلسلے میں فائدہ مند ہوتا ہے لیکن اس کا عمل محدود' کم اور سست رفتار ہوتا ہے اس لئے زمین کی جلد اصلاح کے لئے جپسم کا استعمال ہی افضل و اعلیٰ ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ نہری پانی تقریباً نیوٹرل ہوتا ہے جبکہ پاکستان میں عام طور پر اکثر ٹیوب ویلوں کا پانی بھی قلوی خاصیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے پہلے اس کا تجزیہ بھی فائدہ مند رہتا ہے۔

اسی طرح کھادوں میں یوریا اور ڈی۔ اے۔ پی بھی الکلی کو کم کرنے کی بجائے بڑھاتی ہیں جبکہ ٹرپل سپر فاسفیٹ امونیم نائٹریٹ اور پوٹاشیم سلفیٹ اس کے ختم کرنے میں مم ثابت ہوتی ہیں اس لئے ان کا استعمال زیادہ بہتر ہوگا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32002

میں Moussa Boite ولد Mamadou Boite پیشہ تجارت عمر 55 سال بیعت 1982ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-7-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50000 F.C.F.A ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Moussa Boite آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر1 عمر معاذ وصیت نمبر25595 گواہ شد نمبر2 Abdullah Joe Annan وصیت نمبر 29734-

مسل نمبر 32003

میں Ardi Syanaf S.H ولد Syanaf پیشہ تجارت عمر 55 سال بیعت 1963 4-8- ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/6000000 روپے۔ دھان کا کھیت واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ardi Syanaf S.H انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Asep Soepullah ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Asep Saepudin جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 32004

میں Tarsa Mahfud ولد Mahfud پیشہ گورنمنٹ ورکر عمر 27 سال بیعت 25-9-97 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-12-1997 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/225000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Tarsa Mahfud انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Manoor Ali انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 M.Nana Sumarna انڈونیشیا۔

مسل نمبر 32005

میں Rodiyah بیوہ Karna(Alm) پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت 1950ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-11-1997 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 560 مربع میٹر مالیتی۔/120000000 روپے۔ 2۔ مکان مالیتی۔/10000000 روپے۔ 3۔ کل جائیداد مالیتی۔/130000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Rodiyah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Edimyati وصیت نمبر 28786 گواہ شد نمبر2 Ade Diat وصیت نمبر29925۔

مسل نمبر 32006

میں Dana Supriatna ولد Rusdia پیشہ کاشتکاری عمر 58 سال بیعت دسمبر1963ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-3-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ 1400 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300000 روپے سہ ماہی از آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ ظہور الدین صاحب دار العلوم غربی حلقہ ثناء کے بڑے بیٹے مکرم سغیر الدین بابر صاحب مقیم جرمنی بعمر 39 سال بوجہ ہارٹ اٹیک مورخہ 99-1-23 کو جرمنی میں وفات پا گئے تھے ان کا جنازہ مورخہ 29۔ جنوری کو بعد از نماز جمعہ بیت اقصیٰ میں پڑھا گیا۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت کی ان کی تدفین عام قبرستان میں کی گئی اور تدفین کے بعد مکرم عزیز الرحمان صاحب خالد مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم جرمنی میں جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے ہر آن حافظ و ناصر ہو مکرم شیخ صاحب ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے تعزیت کی اور درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم خان صاحب (مرحوم) بوجہ انفیکشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی اضلاع سندھ میں چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ پر آ رہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے اور جملہ عہدے داران سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

گمشدہ کاغذات

○ خاکسار کی تعلیمی اسناد' میٹرک' منشی فاضل' ایف اے اور بی اے کہیں گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی کو ملیں تو خاکسار کو "روزنامہ الفضل ربوہ" کی معرفت بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

میاں عبد المجید کارکن الفضل ربوہ مکان نمبر B-11/4 دار الصدر غربی ربوہ

نشان ہے گویا ان کا بیعت کرنا اور مصلح موعود کے زمانے میں کرنا پھر حضرت مسیح موعود کے بیٹوں میں سے کسی کا خلیفہ ہونا یہ کئی ایک پیشگوئیاں ہیں جو دو لفظوں میں بیان ہوئی ہیں۔

"تائی آئی"

فرمایا۔

اتنا چھوٹا الہام اور اتنا بڑا الہام اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ محمدی بیگم کے نشان میں جو لوگ اعتراض کرتے ہیں اس کا ایک یہ بھی تو جواب ہے اگر مسیح موعود کے اپنے نفس کی بات ہوتی (محمدی بیگم سے شادی کرنے کی) تو عین اس زمانے میں جب یہ مخالفت زوروں پر تھی تو اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری کیوں دیتا کہ "تائی آئی"

اور بالکل اسی طرح ہوگیا

فرمایا: محمدی بیگم کے متعلق ہمارے جوابات میں اس کا ذکر ہونا چاہئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 21۔ فروری 1999ء

- 12-45 رات۔ جرمن سروس۔
- 1-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
- 2-10 رات۔ مجلس سوال و جواب۔ 5-9-98
- 3-00 رات۔ چلڈرنز کلاس نئی۔
- 4-05 رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
- 5-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
- 6-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
- 7-15 صبح۔ تقریریں۔ مصلح موعود کے سلسلے میں۔
- 7-55 صبح۔ اردو کلاس۔
- 9-10 صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
- 9-55 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔ (نئی)
- 11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ سیرت النبی۔ خبریں
- 11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
- 12-10 دوپہر۔ خطبہ جمعہ 99-2-19
- 1-20 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ انٹرویو۔
- 1-40 مجلس سوال و جواب۔
- 2-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
- 3-40 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
- 5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 شام۔ چینی زبان سیکھئے۔
- 6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
- 7-05 رات۔ بنگالی سروس۔
- 8-05 رات۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 95-7-16
- 9-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
- 10-20 رات۔ البانین پروگرام
- 11-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبیؐ۔
- 11-30 رات۔ اردو کلاس۔

پیر 22۔ فروری 1999ء

- 12-45 رات۔ جرمن سروس۔
- 1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
- 2:00 رات۔ درس القرآن 98-1-26
- 3-20 رات۔ نو احمدیوں کے ساتھ ایک شام۔
- 4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
- 5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
- 5-55 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
- 6-10 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ۔ یوم سیرت النبی ﷺ
- 6-55 صبح۔ لقاء مع العرب۔
- 8-05 صبح۔ اردو کلاس۔ 99-2-20
- 9-20 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
- 9-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
- 11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
- 11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
- 12-10 دوپہر۔ درس القرآن۔
- 1-35 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
- 2-40 دوپہر۔ اردو کلاس۔
- 3-55 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ ربوہ سپورٹس ریلی۔
- 5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
- 6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
- 7-00 رات۔ بنگالی سروس۔
- 8-00 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ نمبر 9 27-4-94
- 9-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
- 10-15 رات۔ ترکی پروگرام۔
- 11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
- 11-30 رات۔ اردو کلاس۔

بقیہ صفحہ 2

فرمایا:۔ یہ ہے اس کا پس منظر جبکہ وہ مخالفت میں انتہا تک پہنچی ہوئی تھیں اور ساری مخالفت کا بیڑہ انہوں نے اپنے ہاتھ میں اٹھایا ہوا تھا۔ اس وقت الہام ہوا "تائی آئی"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کا کلام تھا۔ انسان اپنی طرف سے ایسی بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

تائی صاحبہ حضرت صاحب کی بھاوج تھیں اس لئے ان الفاظ سے یہ مراد تھی۔ آپ اس وقت بیعت کریں گی جس وقت بیعت لینے والے سے ان کا تعلق تائی کا ہوگا۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنی ہوتی تو الہام کے الفاظ یہ ہوتے۔

"بھاوج آئی"

اور اگر خلیفہ اول کے عہد میں بیعت کرنی ہوتی تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ "مسیح موعود کے خاندان کی ایک عورت آئی"

مگر تائی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا لڑکا جب آپ کا خلیفہ ہوگا اس کے ہاتھ پہ بیعت کرے گی کیونکہ اگر آپ کی اولاد سے کسی نے خلیفہ نہیں ہونا تھا تو تائی کا لفظ فضول تھا۔

اس طرح حضرت مصلح موعود کی خلافت کی پیشگوئی بھی ساتھ ہی ہو گئی۔ ورنہ تائی آئی کا تو مطلب ہی کوئی نہیں بنتا۔

اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں اول یہ کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔

دوم یہ کہ اس وقت تائی صاحبہ جماعت میں داخل ہوں گی تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی اور وہ اس طرح کہ اس وقت حضرت مسیح موعود جن کی عمر ستر سال کے قریب تھی ایک ایسی عورت کے متعلق پیشگوئی کرتے ہیں جو اس وقت بھی عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ پیشگوئی یہ تھی کہ وہ زندہ رہے گی اور آپ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں شامل ہوں گی۔ اتنی لمبی عمر کا ملنا بہت بڑی بات ہے۔ انسانی دماغ کسی جوان کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا چہ جائیکہ بوڑھے کے متعلق کہا جائے۔ پس یہ ایک بہت بڑا

بقیہ صفحہ 4

جو بڑوں کے مرنے کے بعد ضرور ہو کر رہے گا۔

دوسری خرابی جو نظام ملکی یا سیاسی کو تباہ کرنے کا موجب ہوتی ہے یہ ہے کہ ہر فرد اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہیں کر رہا ہوتا جس طرح زیادہ کام اپنے ہاتھ میں لے لینا نقصان کا موجب ہوتا ہے اسی طرح اپنے مفوضہ کام کو پورا نہ کرنا بھی تباہی کا موجب ہوتا ہے پس سوسائٹی یا ملک یا قوم اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ اس کے تمام افراد میں ذمہ داری کا علم اور اس کی ادائیگی کا احساس پیدا ہو اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ اول تمام قوم کے اندر علم پیدا کیا جائے اور پھر اس علم کو عمل کی صورت میں بدلنے کی کوشش کی جائے تاکہ قوم کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو ادا کرے جس طرح کہ نظام عالم کا ہر فرد اپنے فرض کو ادا کر رہا ہے۔

تیسری خرابی قومی نظام کو تباہ کرنے والی یہ ہے کہ بعض لوگ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کام سے روکنے لگتے ہیں یعنی یا تو ظلماً ایک فرقہ قوم کو کام سے الگ کر دیتے ہیں اور صرف ایک حصہ قوم کو کام کے قابل قرار دیتے ہیں جیسے آرین نسلیں ہیں کہ قومی برتری کے خیال سے وہ صرف اپنی ہی نسل کے لوگوں کو ملک و قوم کا بوجھ اٹھانے والا قرار دیکر دوسری نسلوں اور قوموں کے لوگوں کا کام سے بے دخل کر دیتی ہیں اور اس طرح قومی تنزل کے سامان پیدا کر دیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ ادنیٰ اقوام کی خرابی بھی الٹ کر اعلیٰ قوم پر اثر انداز ہو جاتی ہے اور اسے خراب کر دیتی ہے۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 91-90)

بقیہ صفحہ 6

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Dana Supriatna انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Herman جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 A.Hanafi Yudhana جابر انڈونیشیا۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 18- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
19- فروری- غروب آفتاب- 5-59
20- فروری- طلوع فجر- 5-20
20- فروری- طلوع آفتاب 6-44

عالمی خبریں

کابل کا اسلحہ ڈپو تباہ

کابل شہر کے مشرق میں ایک آرمی اکیڈمی کے عقب میں واقع اسلحہ ڈپو آگ لگ جانے سے جل کر تباہ ہو گیا آگ تین گھنٹے تک لگی رہی اور دھماکوں کی آوازوں سے شہر لرزتا رہا۔ لوگوں نے سمجھا مخالف اتحاد نے دارالحکومت پر راکٹوں سے حملہ کر دیا ہے۔ صحافیوں کو متاثرہ جگہ جانے سے روک دیا گیا۔ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ڈپو کو شمالی اتحاد نے نشانہ بنایا ہے تاہم طالبان نے اسے عملے کی غفلت قرار دیا ہے۔ یہ مقام احمد شاہ مسعود کے زیر قبضہ علاقے سے چند کلومیٹر دور واقع ہے۔

کرد مظاہرین کا احتجاج

کرد مظاہرین جنہوں نے یورپ کے شہروں لندن، آسٹریا، ہیگ اور برسلز میں سفارت کاروں کو یرغمال بنایا تھا۔ جنیوا میں زبردستی اقوام متحدہ کے دفتر میں داخل ہو گئے اور عملہ کو باہر نکال کر عمارت پر قبضہ کر لیا۔ وہ ترکی میں اپنے لیڈر اوجلان کی گرفتاری پر احتجاج کر رہے ہیں۔

کینیا کے سفارت خانے بند

کرد لیڈر کی گرفتاری کے بعد کینیا نے بیرون ممالک میں قائم اپنے تمام 34 سفارت خانوں کو بند کر دیا ہے اور کہا ہے کہ سیکیورٹی پوزیشن بہتر ہونے تک سفارت خانے نہیں کھولے جائیں گے۔

مزید دھماکوں کا خطرہ

برطانیہ نے مزید دھماکے ہونے کے خطرے کے پیش نظر اپنے شہریوں کو ازبکستان کے سفر سے روک دیا ہے بدھ کے روز بھی ایک دھماکہ ہوا۔ سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ دھماکے مسلمان انتہاپسندوں نے کرائے ہیں۔

شمالی کوریا کی درخواست مسترد

امریکہ نے شمالی کوریا کی مالی امداد کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ جاپان نے بھی امداد دینے سے انکار کر دیا۔ امریکہ صرف پانچ لاکھ ٹن اناج دے گا لیکن اس کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ شمالی کوریا اپنے زیر زمین ایٹمی اڈے کے معائنہ کی اجازت دے گا۔ امریکہ جاپان اور جنوبی کوریا کو شبہ ہے کہ شمالی کوریا اس اڈے پر ایٹمی ہتھیار تیار کر رہا ہے۔

ایک پارٹی الگ ہو گئی

واجپائی کی مخلوط حکومت میں شامل ایک سیاسی پارٹی انڈین نیشنل لوک دل نے حکومت سے الگ ہو جانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ابھی واجپائی حکومت کے قیام کو صرف گیارہ ماہ ہوئے ہیں۔ اس پارٹی کی لوک سبھا میں صرف چار نشستیں ہیں۔

ملکی خبریں

فوجی عدالتیں غیر آئینی قرار دے دی گئیں

سپریم کورٹ کے نو رکنی فل بنچ نے اپنے متفقہ فیصلے میں ملک میں فوجی عدالتوں کے قیام کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دے کر ختم کر دیا ہے۔ اور اس کے تحت تمام سزاؤں کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ تمام فیصلے بھی کالعدم ہو گئے ہیں۔ فوجی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات خصوصی عدالتوں میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ خصوصی عدالتیں روزانہ سماعت کر کے سات دن کے اندر فیصلہ سنانے کی پابند ہوں گی۔ اپیل کا فیصلہ بھی سات دن کے اندر کیا جائے گا۔ حکومت کو کہا گیا ہے کہ مکمل چالان اور گواہوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ متفقہ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ فوج ججوں، وکلاء اور گواہوں کو تحفظ فراہم کرے اور عدالتی عمل میں ہرگز مداخلت نہ کرے۔ تفتیشی یا پراسیکیوٹنگ ایجنسی کی سستی پر سخت ایکشن لیا جائے۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ہائی کورٹ تجاویز پر عمل درآمد کی نگرانی کے لئے جج مقرر کرے اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ان تجاویز پر عمل درآمد اور سپریم کورٹ میں اپیل کی بروقت سماعت کو یقینی بنانے کے لئے جج نامزد کریں۔

دو جج صاحبان کا تقرر

سپریم کورٹ کے دو فاضل جج صاحبان مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد اور جسٹس منور مرزا کو نو رکنی بنچ کے فیصلہ پر عمل درآمد کی نگرانی سونپ دی گئی ہے۔

فیصلہ تسلیم ہے

حکومت نے سپریم کورٹ کا فیصلہ تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ ہم عدلیہ سے کسی قسم کی محاذ آرائی نہیں کریں گے۔

اٹارنی جنرل غصے میں

اٹارنی جنرل چوہدری محمد فاروق ایک غیر ملکی نمائندے پر برس پڑے۔ اس نمائندے نے لندن سے ٹیلی فون پر استفسار کیا کہ کیا یہ فیصلہ حکومت کے لئے دھچکا ہے؟ اٹارنی جنرل نے غصے میں کہا کہ یہ فیصلہ ہمارے حق میں ہے۔

بینظیر کا تبصرہ

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی عدالتوں کا خاتمہ حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ ہم نے پہلے ہی احتجاج کیا تھا کہ فوجی عدالتوں کا قیام غیر قانونی، غیر آئینی اور غیر اخلاقی ہے لیکن حکومت ڈٹی رہی۔

جنرل مشرف راولپنڈی پہنچ گئے

سپریم کورٹ کے فیصلے کی اطلاع ملتے ہی آرمی چیف جنرل پرویز مشرف فوری طور پر ملتان سے راولپنڈی پہنچ گئے۔ فوجی افسران نے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

سٹاک مارکیٹ گر گئی

سپریم کورٹ کا فیصلہ آتے ہی کراچی سٹاک مارکیٹ گر گئی۔ انڈیکس 20 پوائنٹ نیچے گر گیا۔

فارن کرنسی اکاؤنٹس کا افسوس

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ غلط مشورے پر فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کرنے کا افسوس ہے۔

زبان کو لگام دیں

وزیر اعظم نے بھارتی وزیر اعظم کی پاکستان میں آمد پر تنقید کرنے والوں کے خلاف سخت لہجہ اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ واجپائی کو جوتوں کا ہار پہنانے والے زبان کو لگام دیں۔ واجپائی پاکستان کے مہمان ہوں گے۔ اخبارات مخالفانہ بیانات شائع کرنا بند کریں۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

یوم مصلح موعود

○ مورخہ 20- فروری 1999ء بروز ہفتہ یوم مصلح موعود کے سلسلے میں دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

آپکی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پوری کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے سے متصل گلی نمبر 1 نزد ناظر ...
نئی دلکشی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پیش کار ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04542-3171
04524-510

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958
مجربات خصوصی
دماغ کو قوت و تسکین دیتا ہے بالوں کو گرنے سے روکتا اور دراز کرتا ہے
قریباً سترہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہاضمے کا بہترین چورن
کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے (چوسنے والی گولیاں)
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر نزلہ زکام و خراش گلو کیلئے
بچوں کے معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے
قلب و روح کی تقویت کیلئے بہترین دوا
بچوں کے گرمی دستوں اور خصوصاً دانت نکالنے کے وقت بہت مفید ہے
بچوں کے سوکھا پن لاغری اور دستوں کیلئے مفید
مرض اٹھرا کا کامیاب علاج
اولاد نرینہ کے لئے مشہور عالم گولیاں
سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے
معین حمل گولیاں
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے صرف نیلے رنگ والی خوبصورت ڈبی طلب کریں
بہترین روایتی ابٹن جو آپ کے حسن کو چار چاند لگائے
بالوں کی سکری، خشکی دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے
ہربل بریسٹ روغن
امساکین
سفوف بنولہ
سفوف مقوی
لبوب کبیر
حب المسک عنبری
سفوف تالمکھانہ
اکسیر الرجال
زدجام عشق خاص
مرض اٹھرا خصوصاً اور دیگر تمام امراض کا بفضلہ تعالیٰ شافی علاج کیا جاتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتابچہ طلب کریں
خورشید یونانی دواخانہ، ربوہ
04524-211538
04524-212936